رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

Regd No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۰ ہش | ۲۳ اگست سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۹۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:
”طبیعت حسب سابق ہے“
احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

جزیرہ ہوائی میں شدید زلزلہ

ہونولولو ۲۲ اگست۔ کل رات ہوائی میں شدید زلزلہ آیا۔ جس سے سارا جزیرہ ہل گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سید آں آنکہ نامش مصطفٰی است
رہبر ہر زمرۂ صدق و صفا است
مے درخشد روئے حق در روئے او
بوئے حق آید ز بام و کوئے او

(۱) ان کا سردار جس کا نام مصطفٰی ہے۔ ہر ایک صدق و صفا والے گروہ کا سردار وہ ہے (۲) آپ کے چہرہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہے اور آپ کے در و دیوار سے خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے۔ (ضیاء الحق)

پنجاب میں عوام کے حوصلے بہت بلند ہیں انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں دفاع کا نہایت شاندار کام کر دکھایا ہے

(لیاقت علی)

کراچی ۲۲ اگست۔ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان پنجاب کا پانچ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج سہ پہر کراچی واپس پہنچ گئے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پنجاب میں عوام کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں نہایت شاندار کام کر دکھایا ہے۔ وہ دفاع وطن کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے اس قسم کی کوئی درخواست نہیں کی ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان موجودہ کشیدگی کو دور کرنے کے لئے کوئی خاص کارروائی کی جائے۔ البتہ سلامتی کونسل کو پوری طرح باخبر رکھا جا رہا ہے۔ وہ خود جانتی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔

ایک اور سوال کے جواب میں کہ آیا سرحدوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے متعلق اقوام متحدہ سے باقاعدہ احتجاج کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ آیا اس سلسلے میں کسی خاص کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یا نہیں آپ نے فرمایا۔ انجمن اقوام متحدہ صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے۔ پاکستان نے کہا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجیں سرحدوں سے ہٹائی جائیں۔ کراچی روانہ ہونے سے قبل وزیر اعظم نے آج صبح اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں خواتین کی پریڈ کی سلامی لی۔

اس موقع پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ دشمنوں کے ارادوں کے باوجود خدا نے چاہا پاکستان ترقی کرتا چلا جائے گا۔ جس طرح ہم نے آزادی حاصل کی ہے۔ انشاء اللہ وہ دن بھی آئے گا کہ کشمیر بھی آزادی حاصل کرے گا۔ آپ نے مزید فرمایا۔ ہم میں سے ہر شخص کو دفاع وطن کی خاطر ہر وقت اس طرح تیار رہنا چاہیئے۔ جس طرح ہنگامی حالات کے وقت تیاری کی جاتی ہے۔ آپ نے

ہندوستان کے الزامات کی تردید

ڈھاکہ ۲۲ اگست۔ سلہٹ اور میمن سنگھ کے ہندو اقلیتی لیڈروں نے ہندوستان کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے کہ مشرقی بنگال اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس قسم کے الزامات کو شرانگیز اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں اقلیتی فرقوں کے لوگ چین اور آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مشرقی بنگال میں آنے والے ہندوؤں کی تعداد

ڈھاکہ ۲۲ اگست۔ ۱۷ اگست سے ۲۰ اگست تک جتنے ہندو مشرقی بنگال سے گئے ہیں۔ اس کے مقابلے میں ۴۹۵ ہندو زیادہ مشرقی بنگال میں آکر آباد ہوئے ہیں۔

ایران تیل کے قضیہ کے متعلق کوئی عارضی سمجھوتہ قبول نہیں کرے گا (ڈاکٹر مصدق)

تہران ۲۲ اگست۔ برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر سٹوکس نے تیل کے قضیہ کے متعلق برطانیہ کی طرف سے پیش کردہ نئی تجاویز کے جواب کے لئے جو مہلت دی تھی۔ اس میں توسیع کر دی ہے۔ چنانچہ آج رات ایرانی کابینہ اور تیل کے کمیشن کا مخلوط جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں جواب کا مسودہ تیار کیا گیا۔ اس سے قبل ایرانی حکومت نے مسٹر سٹوکس کو اطلاع دی تھی۔ کہ ایران کا جواب آج رات کو کسی وقت دے دیا جائے گا۔

آج ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے دونوں ایوانوں سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ ایران تیل کے متعلق مکمل سمجھوتہ چاہتا ہے۔ کوئی عارضی سمجھوتہ اس کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔ ایران برطانیہ کی یہ تجویز نہیں مان سکتا کہ برطانوی منیجر کو وسیع اختیارات سونپے جائیں۔ ان کے اختیارات کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اگرچہ وہ ایرانی حکام کے ماتحت ہی ہوگا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ میں نے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ کمپنی کی انتظامی مجلس میں ایک برطانوی ایک ایرانی اور ایک بین الاقوامی ماہر شامل کیا جائے۔ لیکن برطانوی وفد نے اسے منظور نہیں کیا۔ آج ایرانی اخباروں میں صدر ٹرومین کے ذاتی نمائندے مسٹر ہیریمن کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جو انہوں نے گذشتہ دنوں ڈاکٹر مصدق کے نام لکھا تھا۔ خط میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ تیل کے متعلق سمجھوتہ اب بھی

خواتین سے اپیل کی۔ کہ وہ مناسب تربیت حاصل کریں۔ تاکہ وقت پڑنے پر مردوں کا ہاتھ بٹا سکیں۔ آپ نے کہا۔ میں آپ کی موجودہ تربیت سے بہت خوش ہوں۔ یہ تربیت بہت امید افزا ہے۔ آپ اسی طرح جانفشانی سے کام کرتی رہیں۔ اور جوش و خروش میں کمی نہ آنے دیں۔

عرب لیگ کا خصوصی اجلاس

اسکندریہ ۲۲ اگست۔ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو یہاں عرب لیگ کا جو جلسہ منعقد ہو رہا ہے عراق نے اس میں شمولیت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ اس اجلاس میں نہر سویز کے مسئلہ کے علاوہ اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ جاپانی صلحنامہ کے متعلق عرب ملکوں کا رویہ کیا ہونا چاہیئے۔ نیز عراق اور اردن کے الحاق پر بھی بحث کی توقع ہے۔

ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دے۔ بھارت کی حکومت کو خان عبدالقیوم خان کا انتباہ

چارسدہ ۲۲ اگست۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے ہندوستان کو خبردار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دے۔ آپ نے یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی اخبارات اور لیڈروں کے ان بیانات کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے حال ہی میں ڈاکٹر عبدالغفار خان اور دیگر سرخپوشوں کے متعلق دیئے تھے۔ آپ نے کہا۔ اگر پاکستان بھی حیدر آباد کے سید قاسم رضوی اور نیپال کے ڈاکٹر سنگھ کی رہائی کا مطالبہ کرے تو ہندوستان کا ردِ عمل کیا ہوگا۔ پاکستان نے ہمیشہ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنی حکومت کا وفادار رہنے کی تلقین کی ہے برخلاف اس کے ہندوستان کے لیڈر سرخپوشوں کی سرگرمیوں کو سراہتے رہتے ہیں۔ اور ان کی رہائی کا مطالبہ کر کے خوش ہوتے رہے ہیں۔ وہ ان تقریروں میں اپنے وجے لکشمی پنڈت کے حالیہ بیان کا بھی ذکر کیا جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان نے برصغیر کی تقسیم کو دو قوموں کے نظریہ کی بنا پر تسلیم نہیں کیا۔ اور یہ کہ دونوں ملک پھر ایک ہو جائیں گے۔ خان عبدالقیوم خان نے اس سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی اس تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے جو انہوں نے یوم آزادی کے موقع پر کی تھی۔ اور جس میں کہا تھا کہ تقسیم ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور ہم اس کے دل سے پابند ہیں۔ فرمایا کیا بہن اور بھائی کا یہ متضاد نظریہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ ہندوستان اس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ کہ ملک کے اندر کچھ کہا جائے۔ اور باہر کچھ اور ہی نوعیت کے بیان دیئے جائیں۔

بسوں کو قومی ملکیت میں لینے کیلئے بورڈ کا تقرر

لاہور ۲۲ اگست۔ بسوں وغیرہ کو قومی ملکیت میں لینے کے فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ۷ ممبروں کا ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ صوبے کے چیف سیکرٹری بورڈ کے صدر ہوں گے۔ بورڈ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بھی تین ممبر شامل ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۴ ستمبر کو بورڈ کا ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں بسوں وغیرہ کو قومی ملکیت میں لینے سے متعلق بعض بنیادی امور پر غور کیا جائے گا۔

عہدیداران انصار اللہ کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں میں عہدیداران انصار اللہ کا تقرر منظور کیا جاتا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کھاریاں

مہتمم مال :- ماسٹر محمد عبد اللہ خانصاحب

" تبلیغ :- چودھری محمد خانصاحب پوسٹمین

" عمومی :- چودھری صدر الدین صاحب

نوشہرہ صدر

زعیم :- مرزا غلام حیدر صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ۔

سیکرٹری :- خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب

میرپور خاص سندھ

زعیم :- چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی

جنڈانوالہ چک نمبر ۲۰۲ ضلع لاہور

زعیم :- چودھری غلام مہدی صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

سیکرٹری :- چودھری امام الدین صاحب دوکاندار

ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

زعیم :- چودھری حسین بخش صاحب ریٹائرڈ پٹواری

لاہور

زعیم اعلیٰ :- مہر شیر محمد صاحب سیزس جج

مہتمم اعلیٰ عمومی :- ملک فضل کریم صاحب بی۔اے

مہتمم شعبہ تبلیغ :- پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب

" شعبہ تعلیم و تربیت :- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب

" شعبہ مال :- شیخ عبد اللطیف صاحب

نوٹ :- زعیم صاحب اعلیٰ براہ مہربانی لاہور کے حلقہ جات میں جلد مجالس انصار اللہ قائم کر کے اطلاع دیں۔

راولپنڈی

زعیم اعلیٰ :- مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی بی۔ایس۔سی

مہتمم عمومی } چودھری عبد اللہ صاحب بی۔اے مکان نمبر ۳۶۴ ڈی پرانی کچہری روڈ

مہتمم تبلیغ :- چودھری عبد العزیز صاحب اوورسیر محلہ وارث خاں

" تعلیم و تربیت :- حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی بی۔اے

" مال :- قاضی محمد نذیر صاحب جنرل پوسٹ آفس

کراچی

زعیم اعلیٰ و صدر مجلس انصار اللہ } چودھری احمد جان صاحب ہرجانورشس ہسپتال روڈ

سیکرٹری :- رحمت اللہ خانصاحب بٹ نمبر ۳۶۳ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی نمبر ۵

نوٹ :- زعیم اعلیٰ کراچی کے کل حلقہ جات میں جلد مجالس انصار اللہ قائم کر کے اطلاع دیں۔

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ مِلیانوالہ ضلع سیالکوٹ

زعیم :- چودھری برکت علی صاحب

سیکرٹری :- مولوی فضل دین صاحب

دبیو کے ضلع سیالکوٹ

زعیم :- چودھری جان محمد صاحب۔

مہتمم تبلیغ :- چودھری فتح محمد صاحب۔

" تعلیم و تربیت :- چودھری فضل احمد صاحب۔

" مال :- شرف الدین صاحب

" عمومی :- میز احمد صاحب

چک ۷۷ ریاست بہاولپور

زعیم :- حوالدار روشن دین صاحب

چک نمبر 93/6R ریاست بہاولپور

زعیم :- چودھری دین محمد صاحب

سیکرٹری :- مستری رحمۃ اللہ صاحب

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

زعیم :- چودھری دین محمد صاحب

محمد آباد اسٹیٹ سندھ

زعیم :- سیار عابد حسین صاحب

چک ۱۰۹ گ۔ب ضلع لائلپور

زعیم :- چودھری میر خانصاحب (امیر جماعت احمدیہ)

مہتمم تبلیغ :- چودھری غلام قادر صاحب۔

" تعلیم و تربیت :- چودھری نعمت خانصاحب

" مال :- بابو بشارت علی خانصاحب۔

" عمومی :- چودھری عبد الغنی صاحب

ڈگری سندھ

زعیم :- حکیم فتح محمد صاحب

چک ۲۷۰ سندھ

زعیم :- صوفی غلام محمد صاحب

حلقہ سول کوارٹرز جماعت احمدیہ پشاور

زعیم :- محمد الطاف خانصاحب ہیڈ کلارک سنٹرل سرکل پی۔ڈبلیو۔ڈی

مہتمم تعلیم و تربیت و مال :- حکیم مرغوب اللہ صاحب

" تبلیغ و عمومی :- ارباب محب خانصاحب

حلقہ مسجد شہر جماعت احمدیہ پشاور

زعیم و مہتمم مال :- مرزا عبد المجید صاحب کیمرہ فٹ

مہتمم تعلیم و تربیت :- ماسٹر محمد حسین صاحب تاج

" تبلیغ :- مولوی عبد الکریم صاحب وارک۔

" عمومی :- مستری قطب الدین صاحب۔

حلقہ محلہ رام پورہ جماعت احمدیہ پشاور

زعیم :- میاں عبد الوکیل صاحب صراف

مہتمم تعلیم و تربیت :- ڈاکٹر عبد السمیع صاحب پنشنر

" مال :- شیخ اللہ بخش صاحب

" تبلیغ :- میاں محمد یوسف صاحب صراف

" عمومی :- ملک ضیاء احمد صاحب

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

۲ر ستمبر ——— یوم تحریک جدید

تین پروگرام

(۱) ۲ ستمبر کو سب جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کی جائے۔ اور مطالبات تحریک جدید کی تشریح کی جائے۔

(۲) جو تحریک جدید میں شامل ہیں انہیں وعدے جلد ادا کرنے کی تحریک کی جائے۔ جو شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

(۳) ہر احمدی امانت تحریک جدید میں اپنا کھاتہ کھلوائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے مادر وطن کے دفاع کے لئے

—— بڑی سے بڑی قربانی کرنے کا عزم ——

نواب شاہ (سندھ)

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب [illegible]دین صاحب وائس پریذیڈنٹ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی:

"جماعت احمدیہ نواب شاہ کا یہ اجلاس بھارت کی فوجوں کے پاکستان کی سرحدوں پر پہنچ جانے کو نفرت اور تشویش کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان کو پورا یقین دلاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نواب شاہ کا ہر فرد ہر قسم کی جانی۔ مالی اور وقتی قربانی کے لئے تیار ہے۔ اور اس سلسلہ میں وزیر اعظم جو تجاویز ملک و قوم کے سامنے پیش کریں گے۔ ان سے پورا پورا تعاون کرے گا۔"

ظفر اللہ خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ نواب شاہ سندھ

کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ اجلاس اس عزم کا اعادہ کرتا ہے جس کا اظہار جماعت احمدیہ پاکستان کے مرکز کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے افراد مادر وطن کے دفاع کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور ہر حال میں اپنی حکومت سے پورا پورا تعاون کریں گے۔ (امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

ضلع مردان

آج مورخہ ۱۰ر اگست بعد نماز جمعۃ المبارک احمدیہ جماعت ہائے مردان۔ ہوتی۔ بخت گنج کا اجلاس زیر صدارت امیر صاحب میاں شہاب الدین صاحب کا کا خیل منعقد ہوا۔ جس میں تمام افراد جماعت نے بالاتفاق اس بات کا اقرار کیا کہ ہم مادر وطن مملکت خداداد پاکستان کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔ اور ہر حالت میں اپنی طرف سے کامل تعاون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس موجودہ نازک ایام میں اپنے فرائض کو پوری تندہی سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ (امیر جماعت احمدیہ ضلع مردان)

دعائے مغفرت

(۱) بروز اتوار بتاریخ ۱۹ر اگست اہلیہ مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مجیب الرحمٰن صادق

(۲) جناب مستری گوہر الدین صاحب قادیانی مرحوم (جو موصی اور ۳۱۳ والے صحابہ میں سے تھے) کی بیوہ جو صحابیہ اور موصیہ تھیں ۱۲ر اگست کو فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

(محمد شریف گوجرانوالہ)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۳ اگست ۱۹۵۱ء

۲ ستمبر

"الفضل" سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "یوم تحریک جدید" منانے کی از سرِ نو ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ کچھ سالوں سے بوجوہات چند در چند اس کا انعقاد رُک گیا ہوا ہے۔ اس کے لئے ۲ ستمبر کا دن مقرر ہوا ہے۔ اور ہمیں توقع ہے کہ تمام جماعتیں اس کا پُرجوش خیر مقدم کریں گی اور جتنے سال یہ کام رُکا رہا ہے۔ ایک دن میں اس کی کمی پورا کر دیں گی۔

تحریک جدید کے مطالبات دراصل ایک سچے احمدی کے لئے پوری زندگی کا لائحہ عمل پیش کرتے ہیں۔ جو اسلامی اصولوں کے مطابق انسان کو ایسے سانچے میں ڈھال دیتے ہیں۔ جو ہنگامی اور معمولی حالات دونوں میں اسے جنگ حیات کے قابل بنا دیتا ہے۔

آجکل دنیا ایسے دور میں سے گزر رہی ہے جس کو معمولی دور نہیں کہا جا سکتا۔ باوجود ظاہری شان اور بھڑک کے انسان کی زندگی اندر ہی اندر بے اطمینانی، خوف و ہراس اور مایوسی کی آتشِ خاموش سے بھسم ہوئی جا رہی ہے۔ دنیا اس وقت ایک ایسا کوہِ آتش فشاں بنی ہوئی ہے۔ کہ جس کے کسی وقت بھی یکدم بھڑک اٹھنے کے آثار سب کو نظر آ رہے ہیں۔ یقیناً اس وقت دنیا کی جو حالت ہے اس کو کسی طرح امن کی حالت نہیں کہا جا سکتا بلکہ خطرناک طور پر ہنگامی حالت ہی کہا جا سکتا ہے۔

ایسی حالت میں سستی اور تن آسانی زندگی کے ہر نقطۂ نظر سے نہ صرف باقی دنیا کے لئے مفید نہیں بلکہ اپنی جان پر بھی ظلم عظیم ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے مطالبات محض دنیاوی مصلحت اندیشی کے خیال سے پیش نہیں کئے۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ یہ الٰہی مشیت کے اشارے سے کئے گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی آئندہ کامیابی کا راز ان مطالبات کی تکمیل میں مضمر ہے۔

چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ تحریک جدید جب سے شروع ہوئی ہے۔ ہمارے تبلیغی مشن بتدریج لیکن یقینی ترقی کی رفتار سے ساری دنیا میں پھیلتے چلے گئے ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی تحریک کی طفیل ان کی کامیابی کی توقع وابستہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ جس کا انکار کرنا ناممکن ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ جہاں تحریک جدید کے بعض مطالبات کی طرف احباب نے کافی توجہ دی ہے بعض دوسرے مطالبات کو پورا کرنے میں بہت حد تک تساہل سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی موجودہ صورت میں تو ایک وجہ شاید یہی ہے کہ پچھلے کچھ سالوں سے "یوم تحریک جدید" کا انعقاد نہیں ہو رہا مگر ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کے مختلف مطالبات ایک ہی کل کے مختلف اجزا ہیں جس طرح اعضاء ایک ہی جسم بناتے ہیں۔ اسی طرح "تحریک جدید" کے مختلف مطالبات کا بھی حال ہے۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی اس طرف توجہ پھر مبذول کروائی ہے۔ ہمیں امید ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ احباب اس کا پُرجوش خیر مقدم کریں گے۔ اور نہ صرف جلسے میں دھواں دھار تقریریں ہی کریں گے۔ بلکہ "یوم تحریک جدید" منعقد کرنے سے پہلے ہی اپنے آپ کو اس کے قابل بنا لیں گے۔ یعنی آج سے ہی ان مطالبات پر عمل کرنے کے عہد کی تجدید کریں گے۔ اور عمل کے ذریعہ دوسروں کے لئے بھی راہنمائی کا باعث ہوں گے۔

وجے لکشمی پنڈت

پنڈت نہرو کی ہمشیرہ وجے لکشمی پنڈت نے جو آجکل بھارت کی طرف سے امریکہ میں سفیر ہیں اخبار نیویارک ہیرلڈ کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ

> ہم نے برصغیر کی تقسیم کو دو قوموں کے نظریہ کے اصول پر تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس لئے کہ اگر اس چیز کو گوارا نہیں کیا جاتا تو برطانوی راج اتنی جلدی ختم نہ ہو سکتا۔

انہوں نے اب بھی یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ایک نہ ایک دن دونوں ملک پھر ایک ہو جائیں گے۔

وجے لکشمی پنڈت کے یہ الفاظ خواہ کتنے ہی نیک نیتی پر مبنی ہوں۔ اور ان کی توقعات خواہ کتنی ہی اتحاد و اتفاق کے نقطۂ نظر سے مملو ہوں۔ انہیں ایسے نازک وقت میں جبکہ بھارت نے پاکستانی سرحدوں پر اپنی تمام فوجی طاقت جمع کر رکھی ہو۔ ایسی بات نہیں کہنا چاہیئے تھی۔ جو بالبداہت ان معاہدات کے سراسر خلاف ہے۔ جن کے مطابق تقسیم عمل میں آئی ہے۔ خاصکر جبکہ ابھی حال میں ہی آپ کے بھائی پنڈت نہرو نے جو بھارت کے وزیر اعظم ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپ ان کے ماتحت ہیں۔ اعلان کیا ہے کہ تقسیم ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور ہم اس کے پابند ہیں۔ اور جبکہ وجے لکشمی پنڈت اچھی طرح جانتی ہیں کہ اس وقت بھی بھارت میں ایک گروہ موجود ہے۔ جو علی الاعلان تقسیم کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور پاکستان کو بالجبر بھارت کے ساتھ ملا لینے پر مصر ہے۔ اور اس بنا پر بھارت کی موجودہ حکومت کی جس کے پنڈت نہرو آپ کے بھائی کرتا دھرتا ہیں مخالفت کر رہا ہے۔ آپ کا یہ بیان اس گروہ کو اور بھی شہ دینے والا ہے۔ اور اب وہ کہہ سکتا ہے کہ پنڈت نہرو کی حکومت کا ایک ذمہ وار رکن بھی ان کی تائید کر رہا ہے۔ اس طرح وہ اور بھی بے باک ہو کر ایجی ٹیشن کرے گا۔ اور بھارت کے عوام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جو کانگرسی حکومت کے لئے اور کانگرس کے مستقبل کے لئے سخت خطرناک ہے۔

وجے لکشمی پنڈت کا یہ کہنا بالکل حقائق کے خلاف ہے۔ کہ تقسیم دو قومی نظریہ کے اصولوں پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کو مجبوراً اس لئے تسلیم کر لیا گیا تھا کہ اس کے مانے بغیر انگریز برصغیر سے نکل نہیں سکتا تھا انگریزوں نے تو صاف صاف اعلان کر دیا تھا کہ وہ فلاں مقررہ وقت پر ضرور نکل جائیں گے۔ خواہ ملک کو تقسیم کرنا پڑے۔ یا تمام ملک پر کسی ایک پارٹی کی حکومت قائم ہو۔ اگر کانگرسی لیڈر چاہتے۔ تو وہ تقسیم کو نامنظور کر سکتے تھے۔ ان کے تقسیم کو منظور کرنے کی وجہ یہی تھی کہ جیسی کہ ملک کی صورت حال اس وقت تھی۔ دو قومیں ہندو اور مسلمان متحدہ ہندوستان میں امن و صلح سے نہیں رہ سکیں گے۔

یہی نہیں وجے لکشمی پنڈت نے اس غلط اور بے موقعہ بیان سے بھارت کے موجودہ موقف کو اور بھی کمزور کر دیا ہے۔ اور پنڈت نہرو کی سیاست سے بھارت کی جو بدنامی اقوام عالم کے سامنے ہوئی ہے۔ اس میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ ایسے ذمہ وار رکن حکومت کے ایسے بیان سے جو بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے بیانیہ ادعا کی صاف صاف تردید کر رہا ہے مہذب دنیا کی نظر میں بھارت کی حسنِ نیت کا اگر کوئی شائبہ تھا بھی تو وہ بالکل ختم ہو گیا ہے۔ اس سے اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ کہ بھارت پاکستان اور اپنے دوسرے ہمسایوں برما، سیلون وغیرہ کے متعلق کیا خطرناک ارادے رکھتا ہے۔ اور بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی نوے فیصدی فوج کو اپنے اسی خطرناک ارادے کی تکمیل کے لئے جمع کر رکھا ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ امریکہ برطانیہ اور دوسری مہذب دنیا آپ کے بیان سے اس نتیجہ پر پہونچے گی۔

یہ ایک جذباتی بیان ہے۔ اور اس سے اقوام عالم میں بھارت کی شہرت کو ہی نقصان پہونچے گا۔ جو آگے ہی کافی زخمی ہے۔ جس طرح مولوی ذاکر حسین صاحب کی قیادت میں ۱۴ سربر آوردہ بھارتی مسلمانوں کے مسٹر گراہم کے پاس میمورنڈم پیش کروا کر بھارت نے اپنے لادینی کے اصول کو آشکار کر دیا ہے۔ اسی طرح وجے لکشمی پنڈت کے اس بیان سے بھی اسی اصول کی تائید ہوتی ہے۔ اور بھارت کی یہ ذہنیت ایشیا بلکہ دنیا کے امن کے لئے کتنی خطرناک ہے۔ یو۔ این۔ او سے اب پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اور اگر اس کو پہلے کوئی شبہ بھی تھا۔ تو اب اسے یقین کر لینا چاہیئے کہ جب تک وہ کوئی فوری مؤثر اقدام نہیں لے گی۔ اس کے متعلق رہا سہا اعتماد بھی جاتا رہے گا۔ اور دولت مشترکہ کے مقتدر ارکان کو بھی اس سے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے اس وقت بے پرواہی سے کام لیا۔ تو باقی ارکان کو یہ یقین کرنے کا حق ہو گا۔ کہ یہ ادارہ بھی اصل میں انہوں نے اپنے ہی ذاتی مفاد کی خاطر قائم کر رکھا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ؛

اعلانِ معافی

عبد اللطیف صاحب ولد عبد الرحیم صاحب اسلامیہ پارک لاہور کو اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ اور پانچ سال کے لئے وقف سے فارغ کر دیا ہے۔ لہٰذا احباب مطلع رہیں۔ ناظر امور عامہ

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے مزید پچیس ہزار روپیہ کی ضرورت

لجنات اماء اللہ توجہ کریں۔

جیسا کہ بہنوں کو معلوم ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر شاندار پیمانہ پر تعمیر ہو رہا ہے۔ اس وقت اس مقصد کے لئے جس قدر رقم جمع کی گئی تھی۔ وہ سب ختم ہو چکی ہے۔ اور مزید تیس ہزار روپے کی تعمیر کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے۔ جس کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔

رقم تقسیم کر کے تمام لجنات پر پھیلا دی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ مستورات کے سامنے اس چندہ کی اہمیت کو بیان کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مستورات کو چاہیئے۔ کہ براہ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجوا دیں۔ اگر جلد سے جلد رقم جمع نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے کہ عمارت کا کام بند نہ کرنا پڑے ؛

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مسلمان فاتحین کا سلوک اپنے دشمنوں سے

شیخ محمد احمد پانی پتی

اسلام پر یہ الزام کثرت سے لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ تلوار کا رہین منت ہے اور اسکی اشاعت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اپنی طاقت کے زعم میں دنیا کے ایک بڑے حصے پر اپنی فوجیں لیکر چڑھ دوڑے۔ بیشتر سلطنتوں کی خانہ جنگیوں سے فائدہ اٹھا کر ان پر قبضہ کر لیا۔ اور بزور شمشیر وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنا لیا۔ اگرچہ اس الزام کو اسلام کے سر تھوپنے میں بہت بڑا حصہ ان کم نظر علماء کا بھی ہے۔ جنہوں نے جہاد کا غلط اور بالکل بے بنیاد مفہوم اپنی طرف سے گھڑ کر اسکی اشاعت کی۔ اور دیگر اقوام عالم کو اپنے سے بدظن کر دیا۔ لیکن باایں ہمہ تاریخ سے واقفیت رکھنے والے حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ یہ الزام حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا کہ یہ الزام لگانے والے علم تاریخ سے

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمان جن ملکوں پر قابض ہوئے۔ وہ ملک جنگ کے بعد ہی ان کے ہاتھوں میں آئے تھے۔ لیکن یہ کہنا کہ وہاں کے باشندے بھی تلوار کی چمک سے مرعوب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اصل واقعات کو سراسر جھٹلانے اور ان پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلا۔ اس قدر تیزی سے کہ دنیا اس تیزی کو دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ اور اس کی سمجھ میں نہ آیا۔ کہ وہ اسلام جو چند سال قبل مکہ کے چند غریب گھرانوں میں محصور تھا۔ کس طرح نشیب و فراز کی پروا نہ کرتا ہوا اور پہاڑوں۔ دریاؤں۔ سمندروں اور وسیع صحراؤں کو خاطر میں نہ لاتا ہوا چند سال میں ربع کرہ ارض پر پھیل گیا۔ دنیا نے کب ایسا محیر العقول نظارہ دیکھا تھا۔ اور کب کسی مذہب نے اتنی سرعت سے ترقی کی تھی۔ اور کوئی وجہ نہ پاکر تلوار کو اشاعت اسلام کا ذمہ دار ٹھہرا دیا گیا۔ اور سمجھ لیا گیا۔ کہ اسلام اور تلوار کو باہم لازم و ملزوم ٹھہرا کر انہوں نے ایک سربستہ راز کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور ایک عظیم اور ناقابل تردید انکشاف کیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے۔ اور ساری تاریخ اسلام اس امر پر شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں میں اور خواہ کتنی ہی برائیاں کیوں نہ ہوں۔ لیکن تلوار کو انہوں نے اشاعت اسلام کا ذریعہ چودہ سو سال کے عرصہ میں کبھی نہ بنایا۔ اگر اسلام بزور شمشیر دنیا میں پھیلا ہوتا۔ تو آج روئے زمین پر ایک شخص بھی ایسا نہ ہوتا۔ جو اپنی زبان پر یہ اعتراض لا سکتا

اسلام اپنی ترقی کیلئے تلوار کا کبھی محتاج نہ ہوا۔ اسلام کی ترقی کے اسباب میں منجملہ اور اسباب کے مسلمان فاتحین کا مفتوحین سے عدیم النظیر اور محیر العقول برتاؤ بھی شامل ہے۔ مسلمان فاتحین نے جس ملک میں اپنا قدم رکھا وہاں انہوں نے اپنے دشمنوں سے انتہائی فیاضی۔ دریا دلی۔ رواداری اور محبت و پیار کا سلوک کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو پہلے مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔ وہی جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج چالیس کروڑ اشخاص ایک خدا کے پرستار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لیوا دنیا میں موجود ہیں۔ اسلامی تاریخ ایسے سینکڑوں واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آیئے ہم آپ کی خدمت میں اسی قبیل کے دو تین واقعات پیش کریں۔ تا آپ کو اپنے اسلاف کے کارناموں کا پتہ چل سکے۔ اور ہمارے دشمنوں کو جن کی زبانیں مسلمانوں کو لٹیرا۔ غاصب۔ ظالم۔ سفاک خونریز اور مذہبی جنونی کہتے نہیں تھکتیں معلوم ہو کہ حقیقت ان کے مزعومہ خیالات کے کتنی برعکس ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ سے جن پُردرد حالات میں ہجرت کرنی پڑی۔ وہ تاریخ کا ایک روشن اور کھلا ہوا باب ہے۔ اور ہجرت کے بعد آپ کو جن مصائب اور مشکلات میں سے گزرنا پڑا۔ وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ ابتدائے نبوت سے لیکر فتح مکہ تک کا زمانہ اس امر پر شاہد ہے کہ ان سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب دشمنان اسلام نے آپؐ کو چین سے بیٹھنے دیا ہو۔ اور کوئی دقیقہ آپؐ کی اور آپؐ کے جاں نثار ساتھیوں کی ایذا رسانی اور آپؐ پر انتہائی ظلم و ستم توڑنے میں فروگذاشت کیا ہو۔ جبتک آپؐ مکہ میں رہے۔ کفار نے نت نئے مظالم آپؐ پر اور آپؐ کے ساتھیوں پر توڑے۔ جن کو سننے سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ان مظالم سے تنگ آکر اور کفار مکہ کے ایمان لانے سے مایوس ہو کر آپ طائف کی بستی میں اس امید سے تشریف لے گئے۔ کہ شاید وہ لوگ خدا تعالیٰ کی باتوں کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر وہاں کے اوباشوں نے آپؐ کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ کہ آپ کے پیچھے شہر کے لڑکے لگا دیئے۔ جو شور مچاتے اور آپؐ پر پتھر پھینکتے جاتے تھے۔ خون نکل نکل کر آپ کی ایڑیوں پر گر رہا تھا۔ اور آپ کے جوتے خون سے بھر گئے تھے۔ اس حالت میں خدا کا ایک فرشتہ آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ سے عرض کیا۔ کہ خدا نے اسے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہیں تو یہ سامنے والے پہاڑ طائف کی بستی پر الٹا دوں۔ اور اس بستی اور اس بستی کے رہنے والوں کو تباہ و برباد کر کے دنیا کے لئے عبرت کا سامان کر دوں۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک اشارہ شہر والوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر اس رحمت کے مجسمہ نے جواب دیا۔

"نہیں نہیں یہ لوگ بے سمجھ ہیں۔ اور بے سمجھی میں خدا کے نبی سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔ مگر مجھے امید ہے۔ کہ ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر اسکی ابدی رحمت کے مستحق بنیں گے۔"

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واپس مکہ تشریف لے آئے اور وہی دردناک مظالم پھر آپ پر شروع ہو گئے۔ آخر خدا تعالیٰ نے آپؐ کو مدینہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ اور آپؐ رات کی تاریکیوں میں چھپ کر مکہ سے رخصت ہو کر مدینہ تشریف لے گئے۔

مکہ والوں نے وہاں بھی آپ کو چین نہ لینے دیا۔ اور دوسرے ہی سال ایک ہزار فوج پوری طرح جنگی ساز و سامان سے لیس کر کے چڑھا لائے اور بدر کے مقام پر وہ فیصلہ کن لڑائی ہوئی۔ جس نے کفار کی قوت کو توڑ کر رکھ دیا۔ ان کے سب بڑے بڑے سردار مارے گئے اور بہتر مقتولوں کے ساتھ اتنی ہی تعداد میں قیدی بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

جو سلوک گذشتہ سالوں میں انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ اور جس جرم عظیم کے وہ اب مرتکب ہوئے تھے۔ اس کی رو سے وہ سب قیدی قتل کئے جانے کے مستحق تھے۔ مگر رحمت نبویؐ پھر جوش میں آئی۔ اور اس نے مالدار قیدیوں کو زرِ فدیہ کے عوض اور غریب قیدیوں کو جن کے پاس اپنے چھڑانے کے لئے مطلوبہ زرِ فدیہ نہیں تھا یہ وعدہ لیکر چھوڑ دیا۔ کہ وہ مدینہ کے لڑکوں کو تعلیم دیں گے۔ کیا آجکل کی وہ قومیں جو اپنے آپ کو متمدن اور تہذیب کا حامل سمجھتی ہیں۔ اپنے قیدیوں سے اسی قسم کا سلوک کرتی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا؟

دن گزرتے گئے۔ اور ماہ و سال ختم ہوتے گئے۔ بدر کے واقعہ سے کفار مکہ نے ذرا بھی نصیحت نہ پکڑی۔ مسلمانوں کے خلاف ان کا رویہ اور بھی زیادہ سخت اور معاندانہ ہوتا چلا گیا۔ کوئی سال ایسا نہ گزرتا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو اہل مکہ کی بھڑکائی ہوئی جنگوں سے واسطہ نہ پڑتا ہو۔ کوئی مہینہ ایسا نہ جاتا تھا۔ جس میں ان کو نت نئی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو۔ اور کوئی دن ایسا نہ چڑھتا تھا۔ جس میں ان کو چین کا سانس لینا نصیب ہوتا ہو۔

حالات ڈرامائی انداز میں پلٹتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی مکہ کی گلیوں میں جہاں سے نو سال قبل آپ صرف ایک جاں نثار ساتھی کے ساتھ نہایت بیکسی کی حالت میں یہ پُردرد الفاظ کہتے ہوئے رخصت ہوئے تھے۔ کہ اے مکہ کی بستی۔ تو مجھے دنیا کی سب بستیوں میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ مگر کیا کروں تیرے فرزند مجھے اس جگہ رہنے نہیں دیتے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ طور پر داخل ہوتے ہیں۔ وہ تمام اہل مکہ وہ خونی مجرم جن کی پچھلی تاریخ ظلم و ستم کے سیاہ کارناموں سے بھری پڑی تھی۔ جنہوں نے رسول کریمؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر وہ مظالم توڑے تھے۔ جن کی نظیر گذشتہ انبیاء میں سے کسی ایک نبی کے زمانہ میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے اور دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ منتظر تھے۔ کہ کب حضورؐ ان کے قتل کا حکم دیتے ہیں۔ یکایک حضورؐ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اور آپؐ فرماتے ہیں۔ "اے اہل مکہ تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو"؟ اس پر وہ دبی اور دھیمی آواز سے جواب دیتے ہیں۔ "اسی سلوک کی جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔" وہ ہرگز کسی نرمی اور عفو و درگذر کے مستحق نہ تھے۔ ان کے گذشتہ اعمالنامہ کا ایک ایک ورق پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ یہ شدید ترین سزا کے مستحق ہیں۔ مگر اس پیکر عفو و رحمت نے نہایت مشفقانہ انداز میں جواب دیا۔ لاتثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء۔ آج کے روز تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ جاؤ تم آزاد ہو۔ کیا زمانہ ایک بھی شہادت اس قسم کی پیش کر سکتا ہے۔ کہ کسی فاتح نے اپنے مفتوحین کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا ہو؟ ہرگز نہیں۔

یہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنے دشمنوں سے سلوک تھا۔ اب آپ کے خلفاء کے عہد کے بھی ایک دو واقعات پر نظر دوڑایئے۔

حضرت عمرؓ کے عہد میں فتوحات کا ایک سیلاب تھا۔ جو بہہ رہا تھا۔ آپ کے عہد میں قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے تختے الٹ کر رکھ دیئے گئے۔ جب رومی دمشق و حمص سے شکست کھا کر نکلے۔ اور ہرقل کے پاس فریادی بن کر پہنچے تو اس کو سخت غیرت آئی۔ لہذا اس نے ارادہ کیا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اب مسلمانوں کو کسی صورت میں بھی اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ کہ وہ ساری مملکت کو تاخت و تاراج کرتے پھریں۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ جس قدر بھی فوج جمع کی جا سکتی ہے۔ جمع کی جائے۔ اور پوری طاقت سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا جائے۔ چنانچہ لکھوکھا فوج اسی مقصد کے لئے اکٹھی کر لی گئی۔

جب مسلمانوں کو اس بات کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ کہ ہم اس لشکر جرار کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے حمص چھوڑ کر دمشق چلنا چاہیئے۔ اور وہاں جا کر مقابلہ کی تیاری کرنی چاہیئے۔

اس وقت سپہ سالار فوج حضرت ابو عبیدہؓ نے فوج کے ایک افسر کو بلا کر حکم دیا۔ کہ عیسائیوں سے جو جزیہ ہم نے اس وقت تک وصول کیا تھا۔ وہ اس مقصد کے لئے تھا۔ کہ ہم ان کی حفاظت کا ذمہ لیں گے۔ لیکن چونکہ اب یہ امر ناممکن ہے۔ اس لئے جس قدر جزیہ کی رقم ہم نے ان سے لی ہے۔ وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو بطور جزیہ عیسائیوں اور یہودیوں سے جمع کی گئی تھی۔ فی الفور ان کو واپس کر دی گئی۔ عیسائیوں پر اس بات کا اتنا اثر ہوا۔ کہ جب مسلمان حمص چھوڑ کر جا رہے تھے۔ تو وہ روتے جاتے تھے۔ اور بلند آواز سے ان کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے۔ کہ خدا تم کو جلد واپس لائے۔ حالانکہ ان کو اچھی طرح پتہ تھا۔ کہ وہ سب مسلمانوں کے ماتحت تھے۔ اور قیصر ان کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے آ رہا ہے۔ یہودیوں پر اس سے بھی زیادہ اثر ہوا

اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے جیتے جی قیصر اس شہر پر قبضہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ شہر کے دروازے بند کرکے بیٹھ گئے۔

حضرت عمر رضؓ کے عہد میں ہی حضرت عمرو بن العاصؓ نے اسکندریہ کو فتح کیا۔ اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کرنے کی بجائے تمام اہل شہر کو جو عیسائی تھے امان دیدی۔ اور تمام کاروبار حسب معمول جاری رہے۔ ایک روز یہ واقعہ ہوا۔ کہ کسی مسلمان سپاہی نے رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک مجسمہ کی جو شہر کے بیچ میں ایک چوک میں نصب تھا ناک اڑادی۔ صبح جب عیسائیوں نے یہ منظر دیکھا۔ تو وہ بہت رنجیدہ ہوئے۔ اور کبیدہ خاطر ہوکر حضرت عمرو بن العاص کے پاس آئے۔ اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کا وعدہ کیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ اگلے روز شہر کے باہر کھلے میدان میں تمام فوج جمع ہو۔ اور عیسائیوں کو بھی وہاں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ اگلے روز تمام شہر کھلے میدان میں جمع ہوا۔ حضرت عمرو بن العاص کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ آپ نے شہر کے بڑے پادری کو اپنے پاس بلا لیا۔ سارا واقعہ بیان کیا اور فرمایا۔ کہ چونکہ شہر کا حاکم اعلیٰ میں ہوں۔ اس لئے اس تمام واقعہ کی کمائی و تمام ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں پادری صاحب سے کہتا ہوں۔ کہ وہ یہ تلوار لیں۔ اور میری ناک کاٹ لیں۔ اسی طرح سے امید ہے۔ کہ شاید ان کے غم و غصہ اور رنج کا کچھ مداوا ہو سکے۔ اس پر فوج کا ایک سپاہی صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ میں وہی پتھر کی ناک تھی۔ اور اس نے وہ ناک پادری کے ہاتھ میں دیدی۔ اور کہا۔ کہ سپہ سالار بے قصور ہیں۔ اصل قصوروار میں ہوں۔ آپ ان کے بدلہ میری ناک اڑا دیجئے۔

عیسائیوں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی۔ کہ یہ معاملہ ایسی صورت اختیار کر جائے گا۔ اور ان کی عقلیں قاصر تھیں کہ یہ مسلمان انسان ہیں یا فرشتے۔

کیا عدل و انصاف اور فراخ حوصلگی کا ایسا ایک نمونہ بھی آج کل کی "ترقی یافتہ" اور "عدل و انصاف کی پیکر" قومیں پیش کرسکتی ہیں۔

یہ تو تھیں خیر القرون کی چند ایک درخشندہ مثالیں۔ ایک مثال اس زمانے کی بھی سن لیجئے۔

جب دور نبوی ختم ہوئے اور خلافت راشدہ گزرے ہوئے سینکڑوں سال گزر چکے تھے اور استبداد زمانہ سے مسلمانوں میں سینکڑوں خرابیاں پیدا ہوچکی تھیں اور ان کی کمزوری کی وجہ سے عیسائی جماعتیں متفقہ طور پر سر توڑ کوشش کررہی تھیں۔ کہ اسلامی علاقہ پر ان کو تسلط حاصل ہوجائے۔

۱۰۹۹ء مطابق ۴۹۱ھ وہ سال ہے جب گاڈفرے نے بیت المقدس کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اس عیسائی فاتح نے بھی مفتوح مسلمانوں سے وہی سلوک کیا ہوگا۔ جو مسلمان اپنے فاتح ہونے کی صورت میں مفتوح عیسائیوں کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اس کے بالمقابل انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ وہ دردناک اور ظالمانہ سلوک کیا کہ اس پر آج تک تہذیب و شائستگی خون کے آنسو بہا رہی ہے۔ عیسائیوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی گاڈفرے کے حکم سے قتل و غارت کا بازار گرم کردیا۔ اور جو مسلمان عورت بچہ۔ بوڑھا جوان ملا بلادریغ اسکو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ جن علماء و مشائخ کو جو اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں آکر گوشہ نشین ہوگئے تھے قتل کیا گیا تھا۔ صرف ان کی تعداد ستر ہزار سے متجاوز ہے۔ مسجد اقصیٰ کے اندر اور صحن میں عیسائی سواروں کے گھوڑے خون میں گھٹنوں تک ڈوبے ہوئے تھے اور بیت المقدس کے گلی کوچے اور معبد بے گور و کفن لاشوں سے اٹے پڑے تھے اس قتل عام کی کیفیت۔ فرانسیسی مؤرخ میچاڈ نے ان الفاظ میں لکھی ہے

"گلی کوچوں۔ گھروں۔ مسجدوں اور خانقاہوں میں جہاں جہاں مسلمان نظر آئے ان کا قتل عام شروع ہوگیا۔ جب عیسائی مسجد عمرؓ پر قابض ہوگئے تو دیکھا کہ وہ مسلمان عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ عیسائی سوار اور پیادے اس میں داخل ہوگئے۔ اس عجیب ہنگامہ کے درمیان سوائے گریہ وزاری اور موت کی چیخوں کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔"

اس قتل عام سے جو مسلمان بچ گئے تھے ان کی نسبت تیسرے دن کونسل نے موت کا فتوےٰ دیدیا۔ میچاڈ لکھتا ہے

"جب مسلمانوں کو اس فتوے کا علم ہوا تو بعضوں نے شہر پناہ سے کود کر موت سے بچنے کی ناکام کوشش کی۔ کئی اجل گرفتہ گروہ در گروہ محلوں اور میناروں خاصکر مسجدوں میں جا گھسے۔ لیکن عیسائیوں نے ان کو بھی پناہ نہ لینے دی۔ لاشوں کے ڈھیر ہر جگہ نظر آرہے تھے۔ جو مسلمان بچ رہے تھے ان کو حکم دیا کہ بازاروں اور گلیوں میں لاشوں کے جو انبار ہیں۔ ان کو خندقیں کھود کر دفن کردیں تاکہ راستے صاف ہوں اور وبائی بیماری نہ پیدا ہوجائے۔ مسلمان روتے تھے۔ اور لاشوں کو اٹھا اٹھا کر باہر لے جاتے تھے۔ یہ خونریزی بھی برابر ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ مشرقی اور لاطینی مورخ مسلمان مقتولوں کی تعداد بیان کرنے میں متفق ہیں کہ ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل کئے گئے۔ لوٹ مار اور مکانوں اور مسجدوں کا زبردستی قبضہ اس غارت گری کے علاوہ تھا"

یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ عیسائی فاتحین کے اپنے مفتوحین سے سلوک کا۔ جب اس قتل عام کی خبر دوسرے ممالک کے مسلمانوں کو پہنچی تو سارے عالم اسلام میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ مگر وہ بے بس تھے کیا کرسکتے تھے۔ خون کے آنسو بہا کر خاموش ہوگئے۔

اس واقعہ کے اسی سال کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اگرچہ اس کے خلاف اس وقت کی تمام عیسائی سلطنتیں اپنے پورے ساز و سامان اکٹھی ہوگئی تھیں۔ مگر ان کی اسکے سامنے کچھ پیش نہ چلی۔ اور آخر سخت خونریز جنگوں کے بعد ۲۷ ربیع الاول ۵۸۳ھ کو بیت المقدس ایک بار پھر مسلمانوں کے قبضے میں آگیا۔

سلطان صلاح الدین کو وہ تمام مظالم خوب اچھی طرح یاد تھے جو عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں پر کئے تھے بیت المقدس کے در و دیوار زبان حال سے ان دردناک مظالم کی یاد دلا رہے تھے۔ جو خونی عیسائیوں کے ہاتھوں بے کس مسلمانوں پر ڈھائے گئے تھے۔ سلطان صلاح الدینؒ نے قسم کھائی تھی کہ وہ بھی عیسائیوں کے ساتھ وہی سلوک کرے گا۔ جو انہوں نے بانوے سال قبل مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ عیسائیوں کو بھی اپنی تباہی کا مکمل یقین تھا۔ مگر جب انہوں نے سلطان کے آگے منت سماجت کی تو سلطان کو رحم آگیا اور اس نے عیسائیوں کو دس اشرفیاں فی شخص زرفدیہ ادا کرنے کے بعد چالیس دن کے اندر اندر بیت المقدس سے نکل جانے کا حکم دیدیا

اس واقعہ کی تفصیل مشہور یورپین مورخ لین پول سے سنئے۔ وہ اپنی کتاب "سلطان صلاح الدین" میں لکھتا ہے:۔

"اس قسم کی شرائط کا پیش کرنا حقیقت میں صلاح الدین کی دریا دلی اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتا ہے۔ لیکن جب صلیبیوں کی جھوٹی قسمیں اور عہد شکنیاں یاد آتی ہیں تو اس طرح کی عنایتوں پر ہنسی بھی آتی ہے۔ صلیبی کبھی مسلمانوں کے ساتھ اپنے قول و قرار کے پابند نہ ہوتے تھے۔ اور کوئی ضمانت اس بات کی نہ ہوتی تھی کہ جو عہد و پیمان انہوں نے کیا ہے۔ اسے ایفا بھی کریں گے۔"

آگے چل کر وہ لکھتا ہے۔

"صلاح الدین نے کبھی پہلے اپنے تئیں ایسا عالی ظرف اور باہمت "نائٹ" ثابت نہیں کیا تھا۔ جیسا کہ اس موقع پر کیا۔ جب کہ یروشلم مسلمانوں کے حوالے کیا جا رہا تھا اس کی سپاہ اور معزز افسران ذمہ دار تھے جو اس کے تحت تھے۔ شہر کے گلی کوچوں میں انتظام قائم رکھا۔ یہ سپاہی اور افسر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو روکتے تھے۔ اور اسی کا نتیجہ تھا کہ ہرگز کوئی واقعہ جس میں کسی عیسائی کو گزند پہنچا ہو پیش نہ آیا۔ شہر سے باہر جانے کے کل راستوں پر سلطان کے سپاہیوں کا پہرہ تھا اور ایک نہایت معتبر امیر باب داؤد پر متعین تھا۔ تاکہ ہر شہر والے کو جو زرفدیہ ادا کرچکا ہے شہر کے باہر جانے دے

سب سے پہلے بالیان (شہر کا حاکم اعلیٰ) تیس ہزار اشرفیاں دے کر آیا۔ اور بادشاہ انگلستان کے روپیہ سے جو سات ہزار آدمی رہا ہوئے تھے ان کو شہر سے نکلنے کا حکم ملا۔ ایک تاجر کے بعد دوسرا تاجر ہاتھ میں اشرفیاں لئے آتا۔ اس کے اہل خاندان اس کے ہمراہ ہوتے۔ اور بعض وقت ایسے غریب نوکر ہوتے جو خود زرفدیہ ادا نہ کرسکتے تھے۔ مسلمان سپاہی اور تاجر جو بکثرت شہر میں آگئے تھے۔ وہ عیسائیوں کا مال و اسباب خریدتے تھے۔ تاکہ عیسائیوں کے پاس اتنا سرمایہ ہوجائے۔ کہ وہ اپنی آزادی خرید سکیں۔ کوکبری نے شہر الرہا کے ایک ہزار آرمینیوں کو زرفدیہ اپنی جیب سے دے کر آزاد کرایا اور آزاد ہونے کے بعد ان کو ان کے وطن روانہ کیا۔ اور مسلمان سردار بھی اس نیک کام میں اس سے کم نہ تھے . . . . تقدس مآب بطریق یروشلم جو اخلاق اور ایمان دونوں سے عاری تھا۔ اس نے گرجاؤں کی دولت سمیٹی۔ سونے کے پیالے اور آب مطہر رکھنے کا سامان [illegible] پر جو طلائی ظروف رہتے تھے اپنے قبضہ میں کئے اس کے ساتھ اپنا ذاتی اندوختہ جو بہت تھا محفوظ کرلیا۔ یہ جمع کی ہوئی دولت اسکی اتنی تھی کہ اگر چاہتا تو بہت سے غریب عیسائیوں کا زرفدیہ دے کر آزاد کر دیتا۔ جب مسلمان امیروں نے سلطان سے کہا۔ کہ اس بے ایمان اور نالائق پادری کو [illegible] کا اتنا مال لے جانے سے روکا جائے تو سلطان نے جواب دیا کہ میں جو قول اسے دے چکا ہوں اس سے نہیں پھر سکتا۔ غرض اور لوگوں کی طرح یہ بڈھا پیر پادری دس اشرفیاں دے کر آزاد ہوگیا اور اس عیسائی پادری کو ایک مسلمان بادشاہ نے اسبات کا سبق دیا کہ خیر و خیرات کے اصلی معنی کیا ہیں۔ چالیس روز تک باب داؤد سے آزاد شدہ عیسائیوں کے باہر نکلنے کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ رعایت کا زمانہ ختم ہوا۔ اس پر بھی ہزارہا غریب اور مفلس عیسائی جنہیں بخیل تاجروں یا مالدار عیسائی امیروں نے غلام بننے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ شہر میں رہ گئے۔ الملک العادل اپنے بھائی صلاح الدین کے پاس آیا اور اس سے ایک ہزار غلام مانگے۔ اور ان سب کو خدا کی راہ میں آزاد کیا۔ اب بطریق اور بالیان سلطان کے پاس آئے۔ اور یہی درخواست انہوں نے بھی کی۔ سلطان نے ایک ہزار غلام ان کو دئے اور وہ آزاد کئے گئے۔ اب صلاح الدین

(بقیہ صفحہ ...)

علم کیمیا کی مختصر ابتدائی تاریخ

(۲)

(از مکرم قریشی فصیح الدین صاحب جمیل)

عرب محققین میں سے (جن کی شہرت کیمیائی تحقیقات کی وجہ سے مسلّم ہے) مندرجہ ذیل خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:-

(۱) جابر ابن حیان - مغربی لوگ اسے عموماً گیبر کے نام سے پکارتے اور یاد کرتے ہیں۔ آٹھویں صدی عیسوی میں ہو گذرا ہے۔

(۲) عزیز الدین فاید امیر علی ابن فاید امیرالجلد کی ١٣٦١ھ کے قریب عالم جاودانی کو سدھارا۔ ان سب میں سے جابر نے عالمگیر شہرت حاصل کی۔ لیکن اعلیاً ابو القاسم الواقی سب سے بلند پایہ کا کیمیا دان تھا۔ جابر نے علم کیمیا کے متعلق پانچ صد کے قریب کتب میں اپنے جوار قلم کو جولانی دی جن میں سے اس وقت بہت کم دستیاب ہو سکتی ہیں۔

(۳) ابو القاسم محمدؐ ابن احمد علی عراقی تیرھویں صدی میں ہوا

ابن ارفع رعاص نے ایک طویل کیمیاوی نظم تحریر کی اور اس کا نام "ذرات طلا" رکھا۔ اس کی اکثر و بیشتر نقول ہمارے عجائب خانوں میں تاحال موجود ہیں

ابو القاسم الواقی نے ایک کتاب جو چاردانگ عالم اور اکناف و اطراف عالم میں مشہور ہے تصنیف کی جس کا نام "المکتسب" یا سونا پیدا کرنے کا علم حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ اس سے ہمیں اس زمانہ کے علم کیمیا کے متعلق بالتفصیل حالات ملتے ہیں۔ اور مصنف کے نجی اور ذاتی تجربے درج ہیں۔

اسلامی حکومت کا سب سے ممتاز مغربی صوبہ ہسپانیہ تھا اور یورپ میں سب سے اول علم کیمیا کو عروج و فروغ یہیں حاصل ہوا۔ مسلمان حکمران علم و حکمت کے دلدادہ و شیدا تھے اور اس کی وسیع سرپرستی کرتے تھے۔ چنانچہ منجملہ دیگر علوم کے علم کیمیا نے خصوصیت کے ساتھ ترقی کی انتہائی عروج تک پہنچا اور اس وقت اس کی موجودہ پوزیشن اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔ اگر اسلامی افواج نے ٣٢٣ھ میں تورس کے مقام پر نصرانیوں سے نبرد آزما ہو کر شکست نہ کھائی ہوتی۔ رجعت پسند نصرانی طاقت و سطوت کی کامیابی سے علم و حکمت کو گوناگوں اور بوقلموں اقسام کو عام طور پر اور علم کیمیا کو خصوصاً بہت صدمہ پہنچا۔ گو ہسپانیہ میں مسلمان حکمرانوں کی ١٤٩٢ء تک حکمرانی اور صاحبقرانی رہی۔ لیکن علم و حکمت کو ٣٢٣ھ میں ناقابل تلافی نقصان پہنچ چکا تھا۔ ہسپانیہ سے علم کیمیا کے مطالعہ کا ذوق و شوق تدریجاً بقیہ یورپ میں پہنچا۔ چنانچہ قرطبہ، غرناطہ، طلیطلہ کی یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم کے لئے عیسائی طلباء علم یورپی ممالک سے ان گنت، لاتعداد اور بے شمار تعداد میں آتے تھے۔

قرون وسطےٰ کے یورپی علمائے کیمیا نہایت شوق اور تجسس سے اسلام اور مسلمانوں کی عدیم المثال خدمات کا اس درجہ اعتراف کرتے تھے کہ وہ یونانیوں کے ذہین منت ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔

یورپ میں علم کیمیا کے قدم جم جانے کے باعث بڑی سرعت سے ترقی کا اجراء ہوا۔ کیونکہ مشرقیوں کی نسبت مغربی دل و دماغ میں باقاعدگی اور انضباط زیادہ تھا۔ ایشیاوی اقوام میں مختلف واقعات کے درمیان رابطہ قائم کرنیکا مادہ قدرے کم ہے۔ گو اس امر کی تحقیقات کی بہت حد تک ضرورت ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تیرھویں اور چودھویں صدی کی لاطینی کیمیاوی تصنیفات میں ربط و ضبط زیادہ ہے اور جس وقت یہ ربط و ضبط ان اقوام کے عملی طور طریقوں سے ہم نوا ہو گیا تو بہت سرعت کے ساتھ نہایت منفعت بخش اور سود مند نتائج برآمد ہوئے۔

تلاش گمشدہ

عزیز لطف الرحمٰن ولد حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی پانچ روز سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ حلیہ حسب ذیل ہے قد تقریباً چار فٹ۔ عمر گیارہ سال۔ رنگ سانولا۔ سیاہ رنگ کے دھوتی دار کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہے۔ لاہور کے احباب خاص طور پر خیال رکھیں۔ سید محمود داؤد دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ

درخواست دعا

میرے ناناجان قبلہ چودھری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس (حال ڈاکٹر ستا۔ بوذری) عرصہ سے بیمار ہیں۔ کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے لیکن بیماری کلیتہً رفع نہیں ہوئی۔ احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل

ہوائی حملہ کی صورت میں زخمیوں کی طبی امداد

دشمن کی بمباری سے لوگوں کا صرف مالی نقصان ہی ہوتا ہے بلکہ جانی نقصان بھی بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ عمارتیں گر جاتی ہیں اور لوگ اس طرح سے بھی بہت زیادہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ اگر ان زخمیوں کی فوری امداد اور دیکھ بھال کا معقول انتظام نہ کیا جائے تو نہ صرف کئی لوگ گلی کوچوں میں ہی بے یارومددگار مر جائیں گے بلکہ ان کی چیخ و پکار۔ ان کے وحشتناک زخم۔ زرد چہرے خون آلودہ کپڑے اور نحیف و ناتواں آوازیں دوسرے لوگوں کو خوف زدہ کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ اس خوف و یاس اور بیم و ہراس سے لوگوں کو اپنے آپ پر اور اپنی حکومت پر اعتماد نہیں رہتا۔ بالآخر یہ بیچارے ہمت کے ہارے اپنے محفوظ گھروں کو چھوڑ کر کسی موہوم جائے پناہ کی طرف نکل بھاگتے ہیں۔ ایسی بھاگ دوڑ زخمیوں کی تعداد میں اضافہ کی موجب بنتی ہے اور اس طرح دشمن کا وہ مقصد جس کے لئے ہوائی حملہ کیا جاتا ہے شہری لوگوں کے اپنے ہاتھوں حل ہو جاتا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر حکومت نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کیلئے محکمہ شہری دفاع قائم کر دیا ہے۔ تاکہ ہوائی حملہ کی صورت میں پیدا ہونے والے تمام ہنگامی حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تنظیم و تربیت کرے۔ ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدابیر بتائے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے قابل بنائے۔ ان فرائض کی ادائیگی کے لئے مختلف شعبے قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں زخمیوں کی طبی امداد کا شعبہ مقصد اور ضرورت کے اعتبار سے نہایت اہم ہے۔ لاہور میں مرکزی دفتر محکمہ شہری دفاع کے زیر اہتمام عوام اور خاص رضاکاروں کو زخمیوں کی پہلی امداد کے متعلق تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے جہاں زخموں کا دھونا۔ صاف کرنا۔ پٹیاں باندھنا۔ جبیرہ لگانا (کھپاچ لگانا)، شریانوں کو دبانا۔ مصنوعی سانس جاری کرنا اور زخمیوں کو منتقل کرنے کے طریقے بتلائے اور سکھائے جاتے ہیں۔

ایسی ہی تعلیم و تربیت کا انتظام ہر ضلع میں وہاں کے ہیلتھ آفیسر (سول سرجن) کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے۔ عوام کے لئے بیحد ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ تربیت حاصل کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنا لیں کہ ہنگامی حالات میں زخمیوں کی صحیح دیکھ بھال کی جا سکے اور ملک و ملت وقت ضرورت ان کی خدمات سے استفادہ کر سکے۔

زخمیوں کی طبی امداد کی تنظیم

اس تنظیم کی اساس مندرجہ ذیل مختلف شعبوں پر رکھی گئی ہے:-

الف:- پہلی امداد کرنے والی پارٹیاں۔
ب:- ابتدائی طبی امداد کی چوکیاں۔
ج:- ایمبولینس سروس۔
د:- ہسپتال۔

مندرجہ بالا تمام شعبے ہر ضلع میں وہاں کے ہیلتھ آفیسر (سول سرجن) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ اور وہ افسر مذکور ہی اس تنظیم کا انچارج ہو گا۔ اس کا فرض ان تمام مذکرہ بالا شعبوں کا قائم کرنا۔ ان کے لئے ضروری سامان مہیا کرنا۔ اور ان میں کام کرنے والوں کو تربیت دلانا ہوتا ہے۔ ان مختلف شعبوں کی تقسیم، تنظیم اور فرائض حسب ذیل ہوتے ہیں

(الف) پہلی امداد کرنے والی پارٹیاں

ایسی ہر پارٹی چار تربیت یافتہ رضاکاروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر پارٹی کے ساتھ ایک موٹرکار اور ایک ڈرائیور بھی ہوتا ہے۔ ان پارٹیوں کی تعداد کسی شہر یا مقام کی آبادی کے حساب سے تعیّن کی جاتی ہے اور جب مندرجہ امدادی پارٹیاں کسی جگہ کیلئے مقرر کی گئی ہیں ان کے علاوہ تھوڑی پارٹیاں وہاں ریزرو ہونی چاہئیں۔ گذشتہ جنگ عظیم میں خاص خاص شہروں میں ایک لاکھ کی آبادی کیلئے بیس ایسی امدادی پارٹیاں مناسب سمجھی گئی تھیں۔ لیکن حکومت نے مناسب غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ پچیس ہزار آبادی کیلئے ایسی ایک ہی امدادی پارٹی کافی ہو گی۔ اس متعینہ تعداد میں کمی بیشی کی اگر ضرورت ہو تو مرکزی محکمہ شہری دفاع حکومت پنجاب کے مشورے اور اجازت سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔

ہوائی حملہ کے وقت یہ پارٹیاں اے۔ آر۔ پی کی دیگر پارٹیوں کے ساتھ مشترکہ اڈے پر حاضر ہوتی ہیں۔ ان کے پاس زخمیوں کی پہلی امداد کیلئے تمام ضروری سامان مثلاً لنگوٹی پٹیاں۔ خون بند کرنے کا آلہ۔ زخموں پر لگانے کی چھوٹی اور بڑی پٹیاں۔ روئی۔ گاز۔ قینچی۔ چاقو۔ سیفٹی پن۔ لکڑی کی چھوٹی بڑی تختیاں (کھپاچیں) تکلیف دینے والے لوشن۔ جراثیم کش دوائیاں۔ سونگھنے اور ہوش میں لانے والی چیزیں۔ تھیلے۔ چھوٹے یا چھوٹے ٹنچوں میں بند موجود ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر پارٹی کے پاس ایک سٹریچر اور کم از کم دو کمبل بھی ہوتے ہیں۔ دو امدادی پارٹیوں کیلئے ایک ایمبولینس گاڑی

بھی مہیا ہوتی ہے۔

جب کسی حادثہ کی اطلاع کنٹرولر (جو ہر ضلع میں ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے) کی طرف سے مشترکہ اڈے کے افسر انچارج کو ملتی ہے۔ تو وہ کنٹرولر کی ہدایت کے مطابق جائے حادثہ پر امدادی پارٹیوں کی مطلوبہ تعداد بھیجنے کا حکم صادر کرتا ہے۔ حکم ملتے ہی یہ پارٹیاں جو پہلے ہی سے حکم کی منتظر ضروری سازو سامان سے لیس ہوتی ہیں۔ فوراً موٹر کاروں میں جائے حادثہ پر پہنچ جاتی ہیں۔ اگر راستہ کی دشواری یا رکاوٹ کے باعث موٹر کار وہاں نہ جا سکتی ہو۔ تو پیدل بمعیت تمام وہاں پہنچ جاتی ہیں۔

پارٹی لیڈر پہنچتے ہی مقامی اے۔ آر۔ پی وارڈن سے مل کر حادثہ کی مختصر تفصیل حاصل کرتا ہے۔ اور زخمیوں کی تعداد اور ان کے زخموں کی نوعیت کے متعلق اطلاع پاتے ہی اپنی پارٹی کو کام پر لگا دیتا ہے۔ سب سے پہلے ان زخمیوں کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ جن کے زخم نہایت مہلک اور شدید قسم کے ہوں۔ مثلاً بجلی سے متاثر شدہ بے دم مریض۔ سیلانِ خون کے مریض۔ جلے ہوئے مریض اور ایسے مریض جن کی کوئی ہڈی کسی سخت چوٹ سے ٹوٹ گئی ہو وغیرہ وغیرہ۔ پارٹی کا ہر فرد نہایت قابلیت ہوشیاری اور صفائی سے اپنے سامان کو استعمال کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سامان اور ذرائع علاج کافی تعداد میں مل سکیں۔ یا یہ کہ حسب ضرورت موقع اور محل کے مطابق تیار کئے جا سکتے ہوں۔ وقتی ضرورت کے لئے کھپاچوں کا کام ان چیزوں سے نکل سکتا ہے۔ چھتری۔ چھڑی۔ ہاکی۔ جھاڑو۔ یا برش کے دستے۔ درخت کی ٹہنیاں وائلن۔ تہ کئے ہوئے کوٹ۔ لکڑی کے ٹکڑے لاٹھی۔ گتا۔ مضبوطی سے لپیٹا ہوا کاغذ۔ لپیٹے ہوئے نقشے۔ چپلی یا کوئی بھی ایسی چیز جو کہ مضبوط اور اتنی لمبی چوڑی ہو۔ کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے اوپر اور نیچے والے جوڑوں کو ساکت رکھ سکے۔ اگر ایسی کوئی چیز ہاتھ نہ لگے۔ تو بازو کی شکستگی کی صورت میں اسے دھڑ کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ اور اگر ٹانگ یا ران کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو۔ تو دونوں ٹانگوں کو کس کر باندھ دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی خون روکنے کی بندش۔ پگڑی۔ کسی ربڑ کی نالی۔ لچکدار فیتہ۔ رومال۔ نکٹائی۔ کمر کی پیٹی۔ جوتے کے تسمے یا کسی کپڑے کے ٹکڑے سے کی جا سکتی ہے۔ امدادی پارٹی کی زیادہ سے زیادہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد ہر مریض کو موزون امداد دے کر جائے حادثہ سے طبی امدادی چوکی یا ہسپتال یا مریض کے گھر اس کی حالت کے مطابق جیسا مناسب ہو پہنچا دے۔ تاکہ ڈاکٹر کے آنے یا مریض کو جائے علاج تک پہنچانے تک زندگی قائم رہے۔ ضرب یا چوٹ کے اثرات بڑھنے نہ پائیں۔ اور صحت ہونے میں مدد پہنچے۔ پارٹی لیڈر معمولی قسم کے مریضوں سے بھی غافل نہیں رہتا۔ ان کی تسلی تشفی اور دلجوئی برابر کرتا رہتا ہے۔ تاکہ یہ لوگ وحشت زدہ ہونے کی وجہ سے چیخ و پکار نہ کرتے رہیں۔ اور کام کرنے والوں اور دوسرے لوگوں کے لئے زحمت نہ بننے پائیں۔ جوں جوں مریضوں کو ابتدائی امداد بہم پہنچتی جاتی ہے۔ پارٹی لیڈر انہیں ان کے حال کے مطابق امدادی چوکی۔ ہسپتال یا ان کے گھر بھیجتا رہتا ہے۔ اور مقامی اے۔ آر۔ پی وارڈن ان مریضوں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ مہلک اور شدید قسم کے مریضوں کو ایمبولینس گاڑی میں ہسپتال پہنچایا جاتا ہے۔ اگر گاڑی رستہ کی خرابی یا اور کسی وجہ سے جائے حادثہ پر نہ پہنچ سکے تو اس کے قریب ترین کسی محفوظ جگہ پر کھڑا کر کے ایسے مریضوں کو ابتدائی امداد دینے کے بعد سٹریچر (پالکی) پر لٹا کر نہایت احتیاط سے ایمبولینس تک لایا جاتا ہے۔ اور یہ سٹریچر گاڑی پر اسی طرح رکھ دیا جاتا ہے۔ جو مریض بیٹھنے کے قابل ہوں۔ انہیں دستی نشست (چہار دستی۔ سہ دستی دو دستی) پر جو دو آدمی نہایت آسانی سے اپنے ہاتھوں سے بنا سکتے ہیں۔ یا دستی پالکیوں پر بیٹھوں وغیرہ کے ذریعہ یا صرف ایک آدمی کی مدد سے پارٹی کی موٹر کار تک سوار کرایا جاتا ہے۔ گاڑی یا کار روانہ کرنے سے پہلے پارٹی لیڈر مریضوں کے نگہبانوں کو ان کے حالات سے آگاہ کر دیتا ہے۔ موقتی کام نکالنے کے لئے سٹریچر اس طرح تیار کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) دو یا تین کوٹوں کی آستینیں الٹی کر کے دو مضبوط بانس ان میں سے گزار دیں۔ پھر کوٹوں کے بٹن لگا دیں۔ بانسوں کو لکڑی کے ٹکڑوں سے ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا جا سکتا ہے۔

(۲) دو یا ایک ٹاٹ کی بوریوں کے سروں پر سوراخ بنا لیں اور دو مضبوط بانسوں کو ان میں سے گزار لیں اور بانسوں کو طریقہ نمبر ۱ کے مطابق علیحدہ رکھیں۔

(۳) کوئی کمبل ۔ گز ۔ دری ۔ ٹاٹ کا ٹکڑہ ۔ ترپال یا صف یا کمبل میں اور دو مضبوط بانسوں کو اس میں لپیٹ لیں۔ دو اٹھانے والے بالمقابل کھڑے ہوں اور لپیٹے ہوئے بانس کا درمیان حصہ ایک ہاتھ سے اور کنارے کے پاس دوسرے سے پکڑ لیں۔ اور پہلو ی قدموں سے چلیں۔

(۴) کوئی تختہ کواڑ یا لکڑی کا چھوٹا ٹکڑا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ کمبلوں۔ کپڑوں۔ گھاس۔ پھوس وغیرہ کو اس پر رکھ دینا چاہیئے۔ اور پھر اوپر سے کسی مضبوط کپڑے یا ٹاٹ سے ڈھک دینا چاہیئے۔ غرض کہ ایک زخمی آدمی کی نقل و حرکت کا جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے۔ اس کی چوٹ کی نوعیت اور شدت مردوں کی تعداد مقام محفوظ کا فاصلہ اور موجود راستہ طے کرنا ہو اس کی حالت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوگا۔ تاکہ لے جانے کا ذریعہ نہایت حفاظت کا ہو اور سرعت کے ساتھ بلا تکلیف اور ہچکولوں کے مریض لایا جائے۔

بعض اوقات مکان کے گرنے سے کچھ لوگ ملبے کے نیچے دب جاتے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے ملبہ اٹھانے اور مریضوں کو نکالنے والی پارٹی جائے حادثہ پر بلائی جاتی ہے۔ جب یہ پارٹی مریضوں کو ملبے سے نکال لے تو فوری امدادی پارٹی کا لیڈر ان مریضوں کا چارج لے لیتا ہے۔ اور انہیں بھی ابتدائی امداد دینے کے بعد چوٹ کی نوعیت کے مطابق جہاں پہنچانا ہو وہاں پہنچا دیتا ہے۔

جب جائے حادثہ پر کوئی زخمی باقی نہیں رہتا۔ تو پارٹی لیڈر مقامی اے۔ آر۔ پی وارڈن کو اطلاع دے کر پارٹی سمیت واپس اپنے مقام مشترکہ اڈہ پر پہنچ جاتا ہے اور انچارج آفیسر اس پارٹی کی واپسی کی اطلاع اے۔ آر۔ پی کنٹرولر کو کر دیتا ہے۔ (باقی)

سمندر پار کے خریداران

الفضل کی خدمت میں

گذارش ہے۔ کہ قیمت اخبار مکمل بل بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کئے جا چکے ہیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کی طرف سے ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کی رقم جلد ایسی ادا فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ براہ راست دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔

دیگر گذارش ہے کہ کم از کم ایک ایک خریدار مزید ہر ایک خریدار عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ قیمت اخبار تیس ۳۰ روپیہ سالانہ ہے۔ یہ رقم وصول ہونے پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔

(مینیجر)

کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا میں اختلافات بڑھتے جارہے ہیں

ٹوکیو ۲۲ اگست ۔ اقوام متحدہ کے حلقوں میں خیال کیا جارہا ہے کہ کوریا میں متارکہ جنگ کے مذاکرات کرنے والے وفد کے چین اور شمالی کوریا کے ارکان میں اختلافات بڑھتے جارہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چینی اپنے مفاد کے پیش نظر اس امر کی پروا نہیں کرتے کہ متارکہ جنگ کی لائن کہاں واقع ہو۔ وہ تو جنگ سے علیحدگی کے خواہشمند ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے لئے بڑی مہنگی ثابت ہو رہی ہے۔ اس کے برعکس شمالی کوریا والے روسی رویہ کے پیش نظر جنگ کے خطرہ کو قبول کرتے ہوئے اپنے مطالبات منوانے پر تلے بیٹھے ہیں۔

جنگ کرنیکے لئے کمیونسٹوں کی تازہ دم کمک

ٹوکیو ۲۲ اگست ۔ آج کوریا کے مشرقی محاذ پر ایک نئی جنگ شروع ہو گئی اور خدشہ ہے کہ یہ جنگ بڑی شکل اختیار نہ کرے۔ کیونکہ کمیونسٹ تازہ دم کمک لے آئے ہیں۔

ٹوکیو میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ کمیونسٹوں نے اس امر کی شکایت کی ہے . . . . کہ اتحادی طیاروں نے ایک کمیونسٹ جیپ کو تباہ کر دیا جس سے کائی سونگ کے مذاکرات پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

آج کمیونسٹوں نے ایک . . . . . . ہم پہاڑی پر قبضہ کرنے کیلئے اتحادیوں پر جوابی حملہ کیا اور انہیں کچھ علاقہ سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ یانگو میں بھی زبردست جنگ ہو رہی ہے جہاں کمیونسٹ چھ پہاڑیوں پر قبضہ کرنے کیلئے مصروف پیکار ہیں۔

لاہور میں اے۔ آر۔ پی کا مظاہرہ

۲۴ اگست ۱۹۵۱ء بروز جمعہ شام کے ساڑھے پانچ بجے بیلا پارک (واقعہ جنوبی سمت قلعہ لاہور) میں اے۔ آر۔ پی کا مظاہرہ ہوگا۔ آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ حکومت پاکستان اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔

مغربی ممالک کو مصر کا انتباہ

قاہرہ ۲۲ اگست ۔ کمال عبد الرحیم بے مصری سفیر متعین واشنگٹن نے مغربی ملکوں کو انتباہ کیا ہے کہ عرب ممالک ان کے ساتھ بالکل تعاون نہیں کریں گے اگر مغربی ممالک نے عربوں کے قومی مقاصد اور ان کے حقوق سے بے اعتنائی برتی۔ آپ نے مغربی ممالک کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی پرانی حرکتوں کو ترک کر کے عرب ممالک کے متعلق اپنی پالیسی از سر نو مرتب کریں۔

آپ نے فرمایا کہ عرب ممالک کے لوگ دینی بقا کی بازی کھیلتے رہے ہیں تاکہ وہ جمہوریت میں زیادہ سے زیادہ حصہ دار ہوں۔ لیکن غیر ملکی کنٹرول اور لوٹ کھسوٹ ابھی تک مغربی پالیسی کا اہم جزو بنے ہوئے ہیں۔

پاکستان یوتھ فورم کی طرف سے امریکن ماہرین تعلیم کے اعزاز میں دعوت طعام

لاہور ۲۳ اگست ۔ امریکی ماہرین تعلیم کا جو گروپ ڈاکٹر فنک کی سرکردگی میں پاکستان میں آیا ہوا ہے۔ اس کے اعزاز میں کل دوپہر پاکستان یوتھ فورم نے شیزان میں دعوت طعام دی جس میں ڈاکٹر جہانگیر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ تعلیمات پنجاب، کیپٹن بشیر رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی، مولوی یعقوب خاں ایڈیٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دیگر متعدد معززین نے شرکت کی۔

یوتھ فورم کے صدر مسٹر ظفر سردار خاں نے گروپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس گروپ کے آنے سے پاکستان اور امریکہ کے لئے ایک دوسرے کے تمدن اور تہذیب کو اچھی طرح سے واقف ہونے کا موقعہ میسر آگیا ہے۔ آپ نے کہا ان دنوں ہماری زیادہ توجہ دفاعی ٹریننگ کی طرف ہے تاکہ اگر بھارت کی طرف سے جنگ کی طرح ڈالی گئی تو ہم اپنے تہذیب و تمدن کی حفاظت کر سکیں۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ گروپ امریکہ جا کر پاکستانی اور امریکن نوجوانوں کی تنظیموں میں تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ گروپ کے لیڈر ڈاکٹر فنک نے پاکستان یوتھ فورم کے صدر کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس امر پر مسرت اور حیرانی کا اظہار کیا کہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت نے تھوڑے سے عرصہ میں غیر معمولی ترقی حاصل کر لی ہے۔ ایک گھنٹہ تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ (داستار)

پاکستان کو سیام کا تحفہ

بنکاک ۲۳ اگست ۔ وزیر اعظم سیام کی تحریک پر حکومت سیام نے وزیر اعظم پاکستان اور پنڈت نہرو کو ایک ایک ٹن چاول بطور تحفہ ارسال کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ یہ معمولی سا تحفہ اس گہری دوستی کے نشان کے طور پر بھیجا جارہا ہے جو سیاسی لیڈر ان دونوں ممالک کیلئے محسوس کرتا ہے۔ (داستار)

اس وقت عرب ممالک کے اتحاد کی مخالفت ایک قومی جرم ہے

بغداد ۲۲ اگست ۔ عراقی اخبارات میں اردن اور عراق کے الحاق پر کثرت سے رائے زنی کی گئی ہے۔ اخبارات نے اس تجویز کو مکمل عرب اتحاد کے لئے ابتدائی اقدام قرار دیتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ دستوری پارٹی کا اخبار "قمطرائی" ہے ... ہمارا فرض ہے کہ تمام حالات کا جائزہ لیتے ہوئے عرب من حیث القوم عرب کا مفاد پیش نظر رکھیں۔ اور تمام انفرادی اور ذاتی رجحانات کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔

ہمیں مستقبل کے لئے ہر ضروری احتیاط اختیار کر لینی چاہیئے۔ خاص طور پر جب کہ ہمارے بدترین دشمن دنیائے عرب کے مقدس ترین مقام پر قابض ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ یہ امر تعجب انگیز ہے۔ کہ عرب ممالک اس موقع پر باہمی سمجھوتہ سے کیوں آپس میں تعاون پیدا نہیں کرتے۔

مقامی اخبار "الجبہ قمطر" ... ہے۔ کہ سفینۂ عرب اس وقت ایک طوفانی سمندر کے تھپیڑے کھا رہا ہے اس کے سلامتی کے ساتھ ساحل پر پہنچنے کا واحد طریقہ عرب اتحاد ہے جس کی اپنی سلامتی کے پیش نظر تمام عرب حمایت کریں۔ —— عوامی سوشلسٹ پارٹی کا اخبار لکھتا ہے۔ کہ عرب اتحاد کی ہر مخالفت ایک جرم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ عرب کے سیاسی مدبرین دنیا کے موجودہ خطرناک حالات کا اندازہ کرتے ہوئے اپنے انفرادی عزائم کو ترک کر دیں گے۔ کیونکہ عراق اور اردن کا الحاق تمام عرب قوم کے استحکام کا باعث ثابت ہوگا۔

استقلال پارٹی کے نائب صدر نے بھی اپنے اخبار میں دونوں ممالک کے لیڈروں سے عراق اور اردن کا الحاق کرانے کی اپیل کی ہے۔ (داستار)

ماسکو میں گرانی کی انتہاء

لندن ۲۳ اگست ۔ برطانوی سفارت خانوں کے اخراجات کا تخمینہ لگانے والی کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماسکو میں ضروریات زندگی کی اشیاء کس حد تک گراں ہیں۔ واشنگٹن اور پیرس دونوں مہنگے شہر ہیں۔ اور وہاں کے برطانوی سفیروں کو دعوتوں اور دوسرے اخراجات کے لئے ۵۰ ۶ و ۳۰ اور ۷۰۰ و ۱۹ پونڈ کا سپیشل الاؤنس دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں برطانوی سفیر متعینہ ماسکو کو ۰۰ ۲۴ پونڈ دیئے جاتے ہیں۔

رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ عام حالات میں ماسکو کے سفیر کو صرف ۰۰۰ ۹ پونڈ دیئے جاتے۔ لیکن موجودہ سرکاری نرخ پونڈ اس قدر منافی ہے کہ برطانوی سفیر کو معمولی اخراجات کے لئے چار گنا رقم کے قریب دی جاسکے۔ (داستار)

سعودی عرب کی نئی بندرگاہ

دمان (سعودی عرب) ۲۳ اگست ۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ سعودی عرب میں ایک ایسی بڑی اور اہم بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ جو ملک کی درآمدی اور برآمدی تجارت کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ بندر خلیج فارس میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد اتنی بڑی اور اہم بندرگاہ کی تعمیر ہوئی ہے۔ یہاں سے ۳۷۵ میل کی ریلوے لائن ریاض تک جاتی ہے۔

کشمیر میں فوراً استصواب کرانا چاہیئے

حیدرآباد دکن ۲۲ اگست ۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو صدر آل انڈیا پیس کانفرنس نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو کو مشورہ دیا کہ موجودہ کشمکش کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہی کہ کشمیر میں فی الفور آزادانہ استصواب رائے کرایا جائے۔ پاکستان اور ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ کروڑوں انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے فوراً کشمیر میں استصواب کرائیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ ہونے دیں جس سے یہ تعلقات اور زیادہ خراب ہوں۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر مسئلہ کشمیر کو اس طرح حل کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات بہتر نہیں ہو سکیں گے۔

پاکستان کو جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

قصور ۲۲ اگست ۔ خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ، اطلاعات و نشریات نے آج پاکستان کے عوام سے اس امر کی اپیل کی کہ وہ شہری دفاع کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو تیز تر کر دیں۔

پاکستان نیشنل گارڈز اور سول ڈیفنس کے رضاکاروں کے مارچ پاسٹ کا آپ نے معائنہ کیا۔ اور ساتھ ہی سلامی لی اور اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آزاد ملکوں کو جنگ کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔